36375-والد کی بیوی نے ایک بچی کو دودھ پلایا تو کیا وہ ان کی بہن بن جائیگی؟

سوال

میرے والد نے ماضی میں ایک عورت سے شادی کی اور اس سے اولاد بھی ہوئی، اس عورت نے ایک بچی کو بطور شفقت دودھ پلایا جو اس کی رشتہ دار نہ تھی اور بعد میں وہ عورت فوت بھی ہوگئی، تو کیا ہم اس لڑکی کے رضاعی بھائی ہونگے حالانکہ اس لڑکی کے والد نے اسے ہم سے پردہ کرنے کا کہا ہے اور ہمارے سامنے آنے سے منع کر دیا ہے، لیکن اگر شرعی فتوی مل جائے تو پھر نہیں؟

پسندیدہ جواب

اگر تو اس عورت نے لڑکی کو پانچ معلوم رضاعت دو برس ہونے سے قبل (یعنی دودھ پینے کی عمر میں) دودھ پلایا ہے تو یہ لڑکی اس کی اور اس کے خاوند جس کا دودھ تھا کی رضاعی لڑکی بن گئی اور وہ آپ کا والد ہے اور اس عورت کی ساری اولاد اور اس خاوند سے یا دوسرے سے وہ اس لڑکی کے رضاعی بہن بھائی بن جائینگے، اور اسی طرح خاوند جو کہ دودھ والا تھا کی ساری اولاد چاہے وہ دودھ پلانے والی عورت سے ہو یا کسی دوسری بیوی سے وہ بھی اس لڑکی کے رضاعی بہن بھائی بن جائینگے.

لہذا تم اور تمہارے باپ کی کسی بھی بیوی کی اولاد سب اس لڑکی کے رضاعی بہن بھائی ہیں.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"جب عورت کسی بچے کو پانچ معلوم رضاعت یا اس سے زیادہ دو برس کی عمر میں دودھ پلائے تو دودھ پینے والا بچہ اس کا اور اس کے خاوند کا رضاعی بیٹا بن جائیگا، اور اس عورت اور اس کے خاوند دودھ والے کی ساری اولاد اس دودھ پینے والے بچے کے رضاعی بہن بھائی ہونگے، چاہے وہ دودھ پلانے والی عورت سے ہوں یا دوسری بیوی سے، اور اس عورت کے بھائی بچے کے رضاعی ماموں ہونگے، اور دودھ والے خاوند کے بھائی بچے کے رضاعی چچا ہونگے، اور عورت کا باپ بچے کا رضاعی نانا، اور خاوند کا باپ بچے کا رضاعی دادا بن گیا، اور اس کی ماں بچے کی رضاعی دادی بن جائیگی؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا سورۃ النساء میں محرم عورتوں کے متعلق فرمان ہے:

.{اور تمہاری مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے اور تمہاری رضاعی بہنیں}.النساء (23).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"رضاعت سے وہی کچھ حرام ہو جاتا ہے جو نسب سے حرام ہوتا ہے"

اور اس لیے بھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"رضاعت صرف دو برس کی عمر میں ہے"

اور اس لیے بھی کہ صحیح مسلم میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں:

"قرآن مجید میں دس معلوم رضاعت نازل ہوئیں جن سے حرمت ثابت ہوتی تھی، پھر انہیں پانچ معلوم رضاعت کے ساتھ منسوخ کر دیا گیا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب فوت ہوئے تو امر یہی تھا"

اسے ان الفاظ میں ترمذی نے روایت کیا ہے، اور اس کی اصل صحیح مسلم میں ہے. انتہی

ماخوذ از: فتاوی اسلامیۃ(333/3).

اور رضاعت کی تعریف کیا ہے اس کی تفصیل سوال نمبر (27280) میں بیان ہو چکی ہے آپ اس کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم.